Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل لاہور

روزنامہ
فی پرچہ ۱ر

یوم: جمعہ ۲۳ر شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۲/۸ ۲۵ر احسان ۱۳۳۳ ہش - ۲۵ جون ۱۹۵۴ء نمبر ۸۵

305

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کراچی ۲۴ر جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور خراب ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

پنجاب اور سندھ کے گورنروں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا

کراچی - لاہور ۲۴ر جون - آج پنجاب اور سندھ کے نئے گورنروں نے حلف اٹھایا۔ پنجاب کے گورنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ سے لاہور کے چیف جسٹس آنریبل مسٹر محمد منیر نے حلف لیا۔ رسم ممتاز شہریوں اور اعلیٰ سرکاری عہدیداروں کی موجودگی میں گورنمنٹ ہاؤس کے دربار ہال میں منعقد ہوئی، حلف اٹھانے کے بعد گورنمنٹ ہاؤس سے سترہ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اس کے بعد گورنر نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ پریس کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ نے کہا، کہ وہ پنجاب میں آنے سے بہت خوش ہیں۔ اور وہ بیان رہ کر ایک نئی حیثیت سے پاکستان کی خدمت کریں گے۔

سندھ کے گورنر خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ نے بھی آج گورنر سندھ کی کوٹھی میں اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا۔ سندھ چیف کورٹ کے جسٹس انعام اللہ نے حلف لیا۔ بعد میں انہوں نے پاکستانی فوج کے ایک دستہ کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اور سلامی لی۔

شاہ سعود کے پندرہ لاکھ روپے کے عطیہ سے سعود آباد کالونی ٹرسٹ قائم کر دیا گیا

حکومت نے ٹرسٹ کو درست شدہ زمین مفت دینے کا وعدہ کیا ہے

کراچی ۲۴ر جون۔ شاہ سعود۔ سعودی عرب کے وزیر خزانہ اور وہاں کے دو تاجروں نے مہاجرین کی ایک بستی بسانے کے لئے پندرہ لاکھ روپے کا جو عطیہ دیا تھا۔ اس سے ایک ٹرسٹ قائم کیا گیا ہے۔ جو سعود آباد کالونی ٹرسٹ کہلائے گا۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے اس ٹرسٹ کی دستاویز کی تکمیل کر دی۔ بانی کی حیثیت سے گورنر جنرل نے ایک بورڈ قائم کیا ہے۔ جس کے صدر مسٹر حسین امام ہوں گے۔ بورڈ میں چار ٹرسٹی ہوں گے۔ اگر ضروری ہوا۔ تو بعد میں اور ٹرسٹی بھی مقرر کئے جا سکیں گے۔ یہ ٹرسٹ کالونی کے لئے زمین حاصل کرے گا۔ اور اس زمین کی درستی کر کے وہاں پر مکانات تعمیر کریگا۔

یہ کالونی مالیر میں قائم کی جائے گی۔ حکومت نے ٹرسٹ کو درست شدہ زمین تعمیر کے لئے مفت دینے کا وعدہ کیا ہے۔ زمین درست شدہ اس حیثیت سے ہوگی۔ کہ وہاں سڑکیں بنی ہوئی ہوں گی، اور پانی کی سپلائی کا انتظام ہوگا۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ زمین سرکاری ہے بعد میں وہاں کے رہنے والوں سے معمولی کرایہ وصول کیا جائے گا۔ حکومت نے سعود آباد کے رہنے والوں کے لئے یہ آسانی بھی بہم پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ کہ مالیر میں جو ہسپتال اور سکول قائم کئے جائیں گے سعود آباد کے دس ہزار باشندے بھی ان سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

کراچی ۲۴ر جون - آج سندھ کابینہ میں چھ نئے وزیر شامل کر لئے گئے

ہمارے علاقہ پر گواٹے مالا کے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا ہے

سلامتی کونسل سے ہنڈورس کا احتجاج

نیویارک ۲۴ر جون - گواٹے مالا کی ایک ہمسایہ ریاست ہنڈورس نے سلامتی کونسل سے احتجاج کیا ہے۔ کہ گواٹے مالا کی سرحد سے آٹھ میل دور ہنڈورس کے ایک شہر پر ہوائی حملہ کیا گیا ہے۔ ہنڈورس کا بیان ہے۔ کہ یہ ہوائی جہاز گواٹے مالا کے تھے، لیکن گواٹے مالا نے کہا ہے۔ کہ ہنڈورس کا یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ گواٹے مالا نے واشنگٹن میں امریکی ریاستوں کی امن کمیٹی سے کہا ہے۔ کہ وہ ان ملکوں میں تحقیقات کے لئے وفد بھیجے جن کے متعلق گواٹے مالا نے یہ شکایت کی ہے۔ کہ ان کی سرحد میں پار کر کے اس پر حملہ کیا گیا ہے۔ ادھر گواٹے مالا کے دار الحکومت سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۹۲ میل لمبے محاذ پر باغی فوجوں کا حملہ روک لیا گیا ہے۔ حملہ آور فوج کے کمانڈر نے بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ہماری پیشقدمی بارش کی وجہ سے رک گئی ہے۔ کل سلامتی کونسل کا اجلاس ہوگا۔ جس میں گواٹے مالا کی شکایت پر غور کیا جائے گا۔

عرب ملکوں کے نام عرب لیگ کے سکرٹری جنرل کی یادداشت

قاہرہ ۲۴ر جون۔ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل نے تمام عرب ملکوں کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں انہیں کمیونسٹوں اور یہودیوں کے ایجنٹوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یادداشت میں کہا ہے۔ کہ گذشتہ تین سال میں یہودیوں نے کئی ایجنٹوں کو تخریبی کارروائی کے لئے ہر طرح تیار کر کے عرب ملکوں میں بھیجا ہے۔ سکرٹری جنرل نے کہا ہے۔ کہ ان سرگرمیوں کے خلاف عرب ممالک ایک ایک کر کے یا مل کر کارروائی کریں۔

جنیوا کانفرنس میں چین کے نمائندہ کی شرکت پر مسٹر اٹیلی کا اظہار مسرت

لنڈن ۲۴ر جون - برطانیہ کی لیبر پارٹی کے صدر مسٹر اٹیلی نے کہا ہے، کہ یہ امر خوشی کا موجب ہے، کہ ایک بین الاقوامی کانفرنس میں پہلی مرتبہ چین کے حقیقی نمائندہ نے شرکت کی ہے۔ آپ نے کہا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ امریکہ اور اقوام متحدہ کے دوسرے ملک حقیقت پسندانہ رویہ سے کام لیں گے۔

دریائے برہم پتر میں شدید سیلاب

ڈبرو گڑھ۔ ۲۴ر جون، آسام میں دریائے برہم پتر میں پانی چڑھ آنے کی وجہ سے ڈبرو گڑھ کے بعض نشیبی علاقوں میں سیلاب آگیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۹۳۴ء کے بعد اتنا سخت سیلاب کبھی نہیں آیا تھا۔ شدید بارش کی وجہ سے کئی پل بہہ گئے ہیں۔ اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

صدر ری کے نام آئزن ہاور کا مراسلہ

سیئول ۲۴ر جون، جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری کو صدر آئزن ہاور کا ایک مراسلہ ملا ہے جس میں بتایا گیا ہے، کہ امریکہ کی آئندہ پالیسی کیا ہو گی۔ مراسلہ میں کہا گیا ہے، کہ پالیسی وضع کرنے میں کوریا کو متحد کرنے کے لئے جنیوا کانفرنس کی ناکامی بھی پیش نظر رکھی جائیگی۔

ولندیزی نیوگنی کے مستقبل کی بات چیت

ہیگ ۲۴ر جون۔ ولندیزی نیوگنی کے مستقبل کے بارہ میں ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان بات چیت عنقریب ایمسٹرڈم میں ہو رہی ہے۔ اس بات چیت میں حصہ لینے کے لئے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ اور وزیر تعلیم ایمسٹرڈم پہنچ گئے ہیں۔

کراچی ۲۴ر جون، مرکزی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے، کہ اس کے پاس بیرونی ممالک کو برآمد کرنے کے لئے کچھ فاضل چاول موجود ہے۔ یہ چاول یا نقد قیمت پر دیا جاوے گا۔ یا اس کے بدلے تجارتی سامان درآمد کیا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گناہ کی بخشش

عن ابی بکرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطھر ثم یصلّی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ جو شخص گناہ کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے۔ اور پھر اپنے گناہ کی سچی نیت سے بخشش چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ کہ وہ لوگ جو کوئی گناہ کرتے ہیں۔ یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔

سندھ کی زمینوں کیلئے اچھے کارکنوں کی ضرورت

سندھ کی زمینوں کے لئے تین چار اچھے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ خاندان سے ہوں، اور زمیندارہ کام سے خوب واقف ہوں، نیز اچھی تعلیم والے ہوں۔ لمبے قد کے اور چوڑے بدن کے مضبوط نوجوان جو رات دن محنت کا کام کر سکتے ہوں۔ اس کام کے اہل ہوں گے بعض مشینوں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ سپاہیانہ مزاج کے ہوں۔ بی۔اے سیکنڈ کلاس کو اگر دوسری باتوں میں اچھا ہو۔ ترجیح دی جائیگی۔ مگر بعض کاموں کے لئے میٹرک فسٹ کلاس یا ایف۔اے سیکنڈ کلاس بھی کام دے سکتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ امیدوار کی قابلیت کے مطابق انفرادی طور پر کیا جائے گا۔ انتخاب کی صورت میں فوری طور پر کام پر لگنا ہوگا۔ دی پرائیویٹ سکرٹری معرفت ایسٹرن سروس لمیٹڈ۔ ۱۴ بندر روڈ کراچی۔

نوٹس داخلہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور

فرسٹ ایر آرٹس اور سائنس (میڈیکل اور نان میڈیکل) کلاسز کا داخلہ ۲۶ر جون ۵۱ء کو شروع ہوگا۔ اور ۲۹ر جون تک رہے گا۔ داخل ہونے والے طلباء کو چاہیئے۔ کہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفیکیٹ مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ لف کر کے پیش کریں۔ پرنسپل سے روزانہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک انٹرویو کا وقت مقرر ہے۔ فیس کی مراعات اور دیگر وظائف کے لئے طلباء کی تعلیمی حسن کارکردگی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کالج پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور (پاکستان)

جامعہ نصرت میں داخلہ

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جامعہ نصرت میں فرسٹ ایر آرٹس میں داخلہ ۲۶ر جون بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ اور چھ جولائی تک جاری رہے گا کالج میں آرٹس کے قریبًا تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اعلیٰ دینی تعلیم اور تربیت بھی ہو سکے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ طالبات اپنے جملہ سرٹیفیکیٹس ساتھ لائیں۔ ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان نے ولی بننا ہے

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بیشک انسان نے (خدا کا) ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراطِ مستقیم پر چلے گا۔ تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا۔ اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی۔ لیکن اس کے مقابل خدا تعالےٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم الخ (پ ۲۱) سو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔ کہ انہی پر مدارِ نجات ہے۔"
(ملفوظات)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۰ر جون بروز بدھ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ مگر آج "اسلام اسلام" پکارنے والے اسلام سے عملاً برگشتہ ہیں۔ اور بانیٔ اسلام کی محبت کا دعویٰ کرنے والے اسلام کے لئے عزت کا باعث نہیں۔ انہوں نے اس مجسمہ نور اور حسن و احسان کے کامل نمونہ کی پیروی سے منہ موڑ لیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان جو اپنے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے دنیا کا استاد مانا جاتا تھا۔ آج زمانہ بھر میں ذلیل و رسوا ہے۔

پس آؤ اس زندہ خدا کے زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دنیا کے سامنے رکھیں۔ تا اپنے اندر بھی احساس اقتدا نئے سرے سے پیدا ہو۔ اور دوسروں کے لئے بھی وہ نور الہدیٰ روشن ہو۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ حسب دستور سابق مورخہ ۳۰ر جون بروز بدھ اپنی اپنی جگہ سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاکیزہ سوانح حیات کے ہر پہلو کو وضاحت سے بیان کریں۔ حضور اقدسؐ کی سیرت پر بولنے کے لئے بچوں اور بڈھوں کو سب کو موقعہ دیا جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری بیوی بعض بیماریوں میں مبتلا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار عبد الغنی احمدی از لعارت نگر گلی نمبر ۸ مکان ۱۲ لاہور۔ (۲) میرے بھانجے عزیزم امانت اللہ کے ناک کا ایک دو روز میں اپریشن ہونے والا ہے۔ بزرگان جماعت سے عزیز کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد شفیع ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور۔ (۳) میرا ایک عزیز دوست عبد السبحان سامی کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ذبیڈ عباسی ترناب فارم ضلع پشاور۔ (۴) محترمہ استانی رحمت النساء صاحبہ اہلیہ ماسٹر مولا بخش صاحب عرصہ دو ماہ سے سانس اور جگر کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد صالح نور ربوہ۔ (۵) ملک افتخار احمد صاحب ایم۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد جمیل مصری شاہ عزیز روڈ لاہور (۶) میرے والد صاحب کو عرصہ سے بخار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار مستری راج ولی ربیالر اسٹیٹ۔ (۷) میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار رہتی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ سرفراز احمد طاہر۔ (۸) بندہ نے کمپونڈری کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام مصطفےٰ احمد سول ہسپتال خانیوال ضلع ملتان۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵ احسان ۱۳۳۳ ہش

حضور کی صحت

اپنے پیارے امام کی صحت کے سلسلہ میں احباب نے جو تحریک شروع کی ہے۔ کوئی احمدی نہیں جس کی دلی خواہش نہ ہو کہ اسے جلد از جلد جامۂ عمل پہنایا جانا چاہیئے۔ یہ معاملہ کوئی غور کرنے کا نہیں بلکہ جانتے ہی عمل کرنے کا ہے۔ کون ہے جس کو اپنے آقا کی صحت کی فکر نہیں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جس روز الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خبر صحت کسی وجہ سے شائع نہیں ہوتی احباب ہم سے باز پرس تک سے دریغ نہیں کرتے ۔

آخر ایسا کیوں نہ ہو؟ کیا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی صحت کو ہمارے لئے ہر وقت خطرے میں نہیں ڈالے رکھتے ہیں؟ وہ کونسا وقت ہے جب ہمارا پیارا آقا ہمارے لئے کام نہیں کر رہا ہوتا۔ پچھلے دنوں جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ ہوا تو باوجودیکہ حضور کی طبیعت سخت ناساز رہی اور ڈاکٹر مانع رہے۔ مگر حضور نے ایک لمحہ بھی جماعت کو فراموش نہ کیا۔ اور ہمارے ضروری کام سرانجام دیتے رہے۔ حد یہ ہے کہ حضور نے ایسی حالت میں بھی احباب کو شرف ملاقات تک سے محروم نہیں ہونے دیا۔ ہر روز سینکڑوں احباب آتے ایک ایک کر کے حضور کے پاس جاتے۔ حضور خود مزاج پرسی فرماتے۔ اور دریافت حال کرتے۔ کتنا عظیم کردار ہے کتنی محبت ہے؟

احباب کی یہ تحریک ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ علاج کے لئے امریکہ تشریف لے جائیں۔ کون احمدی ہے جس کی یہ دلی خواہش نہیں۔ اور جس کی یہ تحریک نہیں۔ پھر بھی ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سوال ہے اس ہستی کی صحت کا جس کے لئے ہر احمدی مال تو کیا جان دینے سے بھی دریغ نہیں کر سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم سے توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنے ذاتی اخراجات کے لئے کسی قسم کا بوجھ ہم پر نہیں ڈالنا چاہتے۔ مگر یہ تو واضح ہے کہ حضور اگر امریکہ تشریف لے جائیں گے تو جماعت کے کاموں کو تو نہیں چھوڑ دیں گے۔ وہاں بھی بہرحال ایسے عملہ کی ضرورت ہوگی جس کے ذریعہ حضور جماعت کے کام بدستور سرانجام دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عملہ کا بار تو حضور پر ڈالنا ہمارے لئے کسی طرح مناسب نہیں۔ یہ بار تو یقیناً ہمیں ہی اٹھانا ہوگا۔ ہم اللہ تعالےٰ سے دردِ دل سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ وہ حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

صنعتی اشیاء کی برآمد

مرکزی وزیر تجارت مسٹر تفضل علی نے کراچی میں اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ وہ پاکستانی صنعت کاری کی اشیاء کی دوسرے ممالک میں برآمد پر زیادہ توجہ دیں گے۔ آپ نے حکومت کی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہ آئندہ ان چیزوں کی برآمد پر جو پاکستان سے پہلے بہتات سے دساور بھیجی جاتی رہی ہیں زیادہ سے زیادہ زور دیا جائے گا فرمایا کہ اگر اس سکیم پر عمل ہوا۔ تو خاطر خواہ نتائج برآمد ہونے کی امید ہے۔ آپ نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئندہ ہفتہ پنجاب کا دورہ کریں گے۔ اور سیالکوٹ اور دوسری جگہوں کا معائنہ فرمائیں گے۔ اور ڈاکٹری اوزار، کھیل کے سامان اور دوسری صنعتوں کا جائزہ لیں گے۔ اور یہ دیکھیں گے کہ ان کی برآمد کس طرح بڑھائی جا سکتی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہمیں اپنی برآمدی صنعتوں کا معیار بھی بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آج کی دنیا میں کوئی ملک ہر امر میں خود کفیل ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ بڑے بڑے صنعتی ممالک بھی صرف اپنی ضروریات کے لئے بھی ہر قسم کا صنعتی سامان پیدا نہیں کر سکتے۔ اور ان کو بھی بعض ضروریات کی چیزیں دوسرے ممالک سے منگوانی پڑتی ہیں۔ اور اس طرح لین دین کے ذریعہ نہ صرف مختلف ممالک کا تجارتی توازن قائم رہتا ہے بلکہ اقوام عالم میں امداد باہمی کی وجہ سے خوشگوار تعلقات کی بھی نشوونما ہوتی ہے پاکستان کو بھی دوسرے ممالک کی طرح بہت سی صنعتی اشیاء دوسرے ممالک سے منگوانی پڑتی ہیں۔ خاصکر ایسی اشیاء جن کے تیار کرنے کے لئے نہ تو ہمارے پاس خام مال موجود ہے اور نہ موزوں مشینری ہی مہیا ہو سکتی ہے۔ جو روپیہ اس طرح ہم مجبوراً باہر نکالتے ہیں۔ اس کی کمی اسی طرح پوری ہو سکتی ہے۔ کہ جو مال صرف ہم تیار کر سکتے ہیں۔ اور جس کی دوسرے ممالک کو ضرورت ہے اس کی زیادہ سے زیادہ برآمد کی جائے۔

اس وقت تک ہم یہ کمی زیادہ تر اپنے خام مال کی برآمد سے پوری کر رہے ہیں۔ جس سے ہمیں دوہرا نقصان ہو رہا ہے۔ جب تک ہم اپنے خام مال سے خود صنعتی مال تیار کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ اور مشینری کے لئے دوسرے ممالک کے محتاج ہیں۔ اس وقت تک ہم اپنے خام مال کو باہر بھیجنے اور اس کے عوض صنعتی مال اور مشینری لینے پر مجبور ہیں۔ اگر کسی وقت ہم اپنے خام مال سے پورا فائدہ اٹھانے کے قابل ہو گئے۔ تو یقیناً ہمارا بہت سا روپیہ بچ جایا کرے گا۔ اور ہم اپنے خام مال سے زیادہ سے زیادہ انتفاع کر سکیں گے۔ موجودہ صورت میں ہم کو چاہیئے کہ کم از کم ایسی صنعتوں کی برآمد زیادہ سے زیادہ کر دیں جن کی دوسرے ممالک کو ضرورت ہے۔ اور جن کے تیار کرنے کے لئے ہم مشینری وغیرہ مہیا کر سکتے ہیں۔

سیالکوٹ شروع ہی سے کھیل کے سامان کی صنعت میں ترقی کر چکا تھا۔ سالانہ کروڑوں روپوں کے صرف ہینڈمشین کے ریکٹ ہی امریکہ جیسا ملک یہاں سے خریدتا تھا۔ لنڈن کے بعد سیالکوٹ، دنیا بھر میں کھیل کے سامان کی سب سے بڑی صنعت گاہ تھی۔ خود امریکہ اور جاپان جیسے ممالک بھی اس میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ افسوس ہے کہ تقسیم کے بعد سیالکوٹ کی اس صنعت کو وہ فروغ نہ رہا۔ جس کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ اول وجہ روپیہ کی کمی ہے۔ کاریگر اگرچہ تمام کے تمام مسلمان ہیں مگر برآمد کرنے والے تقریباً ہندو سرمایہ دار تھے۔ حکومت اگر شروع ہی میں اس طرح خاص توجہ مبذول کرتی۔ تو یہ کمی پوری ہو سکتی تھی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جو لکڑی کشمیر سے آتی تھی وہ آنا بند ہو گئی۔ اس کے لئے چاہیئے تھا۔ کہ حکومت کوئی انتظام کرتی۔ اور کھیل کے سامان تیار کرنے والی لکڑی کی پیداوار اپنے ملک میں بڑھانے کی کوشش کرتی۔

سیالکوٹ کے تیار کردہ ڈاکٹری اوزاروں کی بھی دوسرے ممالک میں بڑی مانگ رہی ہے وسطی ایشیا افریقہ۔ آسٹریلیا وغیرہ اس کے مستقل گاہک ہیں۔ یہ صنعت بھی سرمائے کی کمی کی وجہ سے اب کچھ ماند پڑ گئی ہوئی ہے۔ اگر حکومت سیالکوٹ

علاج کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مجوزہ سفر امریکہ

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ نمائندگان مجلس کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست کی جائے۔ نیز کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے۔ حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا سفر خرچ (جو پرائیویٹ سکرٹری ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا) کا اندازہ ۷۵،۰۰۰ روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہوئے حضور کے خدام کے اخراجات سفر کے لئے اسی وقت والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے جن کی میزان ۵۶۹۰۵ تک پہنچ گئی۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے دفتر محاسب میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھیجتے وقت سفر امریکہ کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے "ناظر بیت المال" کے نام پر بھیجے جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

لوئر ڈویژن کلرک

تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ الاؤنس علاوہ۔ شرائط ٹائپ جاننے والا میٹرک عمر ۲۵ سے کم ۷/۱۰/۵۴ تک درخواستیں بنام
"Director Pakistan Forest College & Research Institue Abbotabad" (ڈان ۱۶/۶/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت)

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ

اے رسول! اللہ تعالیٰ تجھ کو ان دشمنوں کے مقابل میں کافی ہوگا

نصرتِ الٰہی کے ایمان افزا مناظر

از محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت

(۱)

ماہ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء میں عاجز کو بیروت سے طرابلس جانے کا اتفاق ہوا۔ بحیرہ روم کا ساحل قدرتی مناظر جمیلہ کی وجہ سے جاذب نظر دکھائی دیتا ہے۔ موٹر اپنی پوری رفتار سے طرابلس کو جا رہی تھی۔ ایک طرف سے سمندری لہروں کی خنکی اور دوسری طرف سے لبنانی پہاڑوں کے اشجار اور خوبصورت وادیوں کے سرسبزہ کے سرد جھونکوں نے خوشگوار موسم بنا رکھا تھا اس بحری پہاڑی سفر میں شجر۔ حجر۔ چرند و پرند عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ مگر ایک واقعہ نے ان تمام مناظر کو میری آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔ بعد میرا ذہن تاریخی افکار کی جولانی کرنے لگا۔ راستہ میں ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا۔ جس نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کی پشت پر قرآنی آیت کا حصہ فسیکفیکھم اللہ جلی بوٹوں سے منقش کیا گیا تھا۔ میں اس حصہ کے مطالب و معانی پر جب غور کرنے لگا۔ تو میرے نفس نے مجھے جواب دیا۔ کہ یہ آیت دراصل سیرت رسول۔ آپ کے فضائل و محاسن آپ کے ساتھ نصرت الٰہی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی اور انجام کار آپ کی عظیم الشان کامیابی پر مشتمل ہے۔

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں پیغام اسلام کو انفرادی تبلیغ تک محدود رکھا۔ جب آہستہ آہستہ بعض نفوس سعیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو گئے تو آپ کو وحی ہوتی ہے۔ فاصدع بما تؤمر یعنے آپ تبلیغ کو وسیع اور عام کر دیں اس حکم ربانی کے پیش نظر اپنے اقرباء۔ احباب قبائل مختلفہ کے زعما اور موسمی منڈیوں میں بعض تجار کو عام تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ اس عام اور اس نئی تبلیغ کے لیے ایجابی و سلبی نتائج رونما ہونے شروع ہو گئے۔ بعض نے رسول خدا کی باتوں کو سنجیدگی سے سنا۔ اور بعض نے اس کے مقابل میں ہنسی اور تمسخر کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مخالفت کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ اور پیغام الٰہی کو وسیع کرتے جارہے ہیں۔ زعماء قریش کو اپنے نفوذ کے کم ہونے کا خدشہ لاحق ہوجاتا ہے۔ ابوجہل اور ابولہب نے مکہ معظمہ اور اس کے مضافات میں بانی اسلام کے خلاف مخالفت کی چنگاری سلگا کر رائے عامہ کو تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قدم آگے کی طرف ہی بڑھتا جا رہا ہے۔

عتبہ بن ربیعہ۔ ابوسفیان۔ ابوجہل بن ہشام اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل جیسے مفکرین مکہ معظمہ پر مشتمل ایک وفد آپ کے چچا ابو طالب سے ملاقی ہوتا ہے۔ اور آپ کے بھتیجے "محمدؐ" کے خلاف شکایت پیش کرتا ہے اور درخواست کی کہ "محمدؐ" کو تبلیغ سے بند کر دیا جائے۔ ورنہ باہمی تعلقات کے خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ ابو طالب اس وفد کی معروضات سے متاثر ہو کر اپنے بھتیجے کو یوں خطاب کرتے ہیں۔

"اننا یا محمد لا نستطیع
ان نعادی قومنا فانہم
اہلنا واکثرمنا مالا وولدا
وسلاحا۔ فلا تکلفنی مالا
اطیق ولو ترکت امرک الذی
تدعوا الیہ ورجعت الی
حالتک الاولیٰ لاعطوک
من المال مالا یرضیک و
جعلوک سیدا فیہم"
(قصۃ النبی ص۸۵)

یعنے اے محمد ہم اپنی قوم سے عداوت رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے یہ لوگ ہم سے بلحاظ مال افراد اور فوجی طاقت کے زیادہ طاقتور ہیں۔ اس لئے مجھ پر ناقابل برداشت بوجھ نہ ڈال۔ اگر تو اپنی سابقہ زندگی کی طرف لوٹ آئے۔ اور اس کام کو چھوڑ دے۔ تو یہ تجھے مالامال کر دیں گے۔ اور تجھ کو اپنا لیڈر بنا لیں گے۔

(۳)

زعماء مکہ خوش و خرم نظر آتے ہیں کہ ہمارا داؤ چل گیا۔ اور اب یہ تبلیغ بند ہو جائے گی چونکہ اس تبلیغ اور کام کی پشت پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ خدائی وعدوں کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ناامیدی بالکل نہ ہو اس لئے بانی اسلام اپنے چچا ابو طالب کے سامنے جواباً جرأت ایمانی کا اظہار مندرجہ ذیل کلمات بلیغہ و مؤثرہ میں یوں کرتے ہیں۔

واللہ یا عم لو وضعوا الشمس
فی یمینی والقمر فی یساری
علی ان اترک ھذا الدین حتیٰ
لیظہرہ اللہ ما ترکتہ حتیٰ
اہلک دونہ۔

اے میرے چچا بخدا اگر یہ اشخاص میرے دائیں ہاتھ پر شمس اور بائیں ہاتھ پر قمر جیسی نعمت عظمےٰ بھی رکھ دیں۔ تب بھی میں اس دین کی تبلیغ کو نہیں روکونگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے عظیم الشان غلبہ دے دے۔ اور یا میں اس فریضہ کی ادائیگی میں ختم ہو جاؤں۔

اللہ اکبر! وللہ الحمد یہ عظیم الشان فصاحت و بلاغت سے پر جواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے سامنے دیتے ہیں۔ اس جواب کا ایک ایک لفظ ایمان۔ حقانیت۔ اور نورانیت کو لئے ہوئے ہے۔

ایک طرف قوم کی رضامندی کا سوال ابو طالب کے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف اپنے بھتیجے محمدؐ کی زندگی اور مستقبل کا سوال ہے۔ وفد پر وفد ابو طالب کے پاس شکایت کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ مگر ابو طالب اپنے بھتیجے کے ایمان۔ جرأت۔ اور عزم کے سامنے سرنگوں ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔

یا ابن اخی اذھب فقل
ما احببت وادع من اردت
الیٰ دینک فواللہ لا اترکک
للاعداء ما دمت حیا۔

اے میرے بھتیجے جا اور جو تو چاہے کہتا پھر۔ اور جس کو تو چاہے تبلیغ کر جب تک میں زندہ ہوں میں تجھ کو دشمنوں کا شکار نہ ہونے دونگا۔ (باقی)

سکیم پانچ سالہ تعلیمی قرض حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وہ ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے مشاورت سنہ ۱۹۵۲ء میں فرمایا کہ غربا کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے۔ کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور اسے قرضہ کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں ہی کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں

خلاصہ سکیم۔ جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بہ سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط بڑھا یا گھٹ سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا حق نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور دسویں سال بعد ساری رقم یا بقایا۔ سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اول زمینداره قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا سوم زمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مخلص بالذات اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنے ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار یا پانچ سال تک جمع کرا دیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مخلص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دینگے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ وظائف لینے والے طلبہ حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔ گویا ممبران کو رقم واپس کرنا اور طلبہ سے قرضہ وصول کرنا بذمہ مرکز ہے۔ اگر احباب دل کھول کر سکیم میں حصہ لیں۔ تو ان کی طرف سے رقم ان کی بچت ہوگی اور وظیفہ خوران کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مالی امداد بطور صدقہ جاریہ۔ اگر غور کیا جائے۔ تو سکیم دوررس نتائج کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ہمارا چودھواں (۱۴) سالانہ اجتماع

(از مکرم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ امسال اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں ربوہ میں منعقد ہوگا۔ معین تاریخوں کا جولائی کے پہلے ہفتہ میں اعلان کر دیا جائے گا لیکن بعض ایسے ضروری امور بھی ہیں۔ جن کے لئے مجالس کو ابھی سے توجہ کرنا چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(۱) انتخاب نائب صدر

اس اجتماع میں سب سے اہم کام نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب ہے۔ ۴۹ء کے اجتماع کے بعد سے اب تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود نائب صدر نامزد فرما رہے ہیں۔ لیکن اب حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آئندہ نائب صدر منتخب ہوا کرے۔ چنانچہ حضور کی اس ہدایت کی تعمیل میں اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر کا انتخاب ہوگا۔ اس کے لئے مجالس کو دستور اساسی کے مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں اپنے ہاں اجلاس عامہ بلاکر نام تجویز کرنے چاہئیں۔

قواعد ۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۵-۹۹-۱۰۰

نوٹ:۔ دستور اساسی میں یہ قواعد انتخاب نائب صدر کے لئے ہیں۔ لیکن مرکز میں چونکہ نائب صدر مرکزیہ ہی یہ فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس لئے نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب انہیں قواعد کے ماتحت عمل میں آئے گا۔

اس انتخاب کو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مجالس نائب صدر مرکزیہ کے عہدہ کے لئے موزوں خدام کے نام کا اپنے ہاں انتخاب کریں۔ اور منتخب ناموں سے مرکز میں اطلاع دیں۔ مرکز کی طرف سے قاعدہ نمبر ۹۱ کے مطابق جملہ مجالس کو اس کی اطلاع کر دی جائے گی۔ پس میں اس غرض کے لئے ۳۰ اگست ۵۴ء کی تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ جملہ مجالس اس تاریخ تک اپنے اجلاس منعقد کرکے نائب صدر کے لئے نام تجویز کریں۔ اور مرکز میں اس انتخابی اجلاس کی مکمل رپورٹ مقررہ تاریخ تک بھجوا دیں۔ دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں تمام مجوزہ ناموں سے مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی۔

۲۔ شوریٰ:۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے مجالس اگر کوئی تجویز بھجوانا چاہیں۔ تو اپنی مقامی مجلس میں پیش کرکے معین الفاظ میں ۱۵ اگست ۵۴ء تک دفتر میں بھجوا دیں۔ جہاں سے ایجنڈا تیار کرکے مجالس کو بھجوایا جائے گا۔ یہ بات مدنظر رہے۔ کہ شوریٰ کی تجاویز علیحدہ کاغذ پر ہوں اور اس کاغذ پر کوئی اور بات درج نہ ہو۔

۳۔ بجٹ:۔ چونکہ شوریٰ پر بجٹ بھی پیش کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے مجالس کی طرف سے سال آئندہ یعنی ۵۵-۵۴ء کا بجٹ مکمل طور پر تیار کرکے دفتر میں ۳۱ اگست ۵۴ء تک پہنچ جانا چاہیئے۔ تا اس کے مطابق مرکزی بجٹ تیار کرکے مجالس کو بھجوایا جا سکے۔ گذشتہ سال محض اس وجہ سے کہ مجالس نے اپنے بجٹ بروقت نہیں بھجوائے تھے۔ مطبوعہ بجٹ مجالس کو نہیں بھجوایا جا سکتا تھا اس مرتبہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ بجٹ مقررہ تاریخوں کے اندر اندر آ جانے ضروری ہیں۔ اس کے لئے بجٹ فارم مجالس کو دفتر کی طرف سے بھجوائے جا رہے ہیں۔ مجالس کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ خدام الاحمدیہ کا موجودہ سال ۳۱ اکتوبر ۵۴ء کو ختم کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ گذشتہ شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا۔ اور آئندہ سال یکم نومبر ۵۴ء سے شروع ہوکر ۳۱ اکتوبر ۵۵ء کو ختم ہوگا۔ پس اگلا بجٹ اس کو مدنظر رکھکر تیار کیا جائے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ مجالس ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں گی۔ اور جو اعلانات آئندہ اسپارہ میں مرکز کی طرف سے جاری ہونگے ان کی تعمیل اس کے مطابق کرکے مرکز میں اطلاع دیں گی۔ تا جملہ امور بروقت انجام پاتے رہیں۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

نائجیریا

افریقہ میں مسلم اکثریت والی سب سے بڑی برطانوی نو آبادی

نائجیریا برطانیہ کی سب سے بڑی نو آبادی اور آبادی کے لحاظ سے براعظم افریقہ کا سب سے بڑا ملک ہے۔ امید ہے کہ ۱۹۵۶ء کے اواخر تک اسے کامن ویلتھ کے اندر آزاد مملکت کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔ نائجیریا کے ۹۵ فی صد باشندے ناخواندہ اور سیاسیات سے بالکل کورے ہیں۔ زیادہ تر باشندے سیاہ نسل ہیں۔ دو کروڑ پچاس لاکھ کی آبادی میں کل ۱۱۷۵ یورپین ہیں۔ نائجیریا میں ایسے الگ تھلگ علاقے بھی ہیں۔ جہاں کے باشندوں نے آج تک کسی یورپین کی شکل تک نہیں دیکھی۔ اور بعض علاقوں میں بالکل وحشی لوگ آباد ہیں۔ جن میں آدم خوری کا رواج عام ہے۔ بایں ہمہ یورپین نائجیریا کے ہر حصہ میں محفوظ ہیں۔ اور کوئی شخص ان پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہیں کرتا۔

افریقہ کے معیار سے دیکھا جائے تو نائجیریا ایک ترقی یافتہ ملک ہے۔ یہ افریقہ کے ان معدودے چند ملکوں میں سے ہے۔ جہاں سوائے چند خاص علاقوں کے حبشیوں اور مقامی سیاہ فام باشندوں کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ افریقی بازاروں میں بڑی آزادی کے ساتھ خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ انہیں بنکوں اور ڈاکخانوں میں لین دین کرنے کی اجازت ہے۔ اور وہ اپنی قابلیت کے لحاظ سے جس محکمہ میں بھی چاہیں۔ ملازمت کر سکتے ہیں۔ افریقہ کے دوسرے ممالک میں کسی حبشی کو رات کے وقت گلیوں میں گھومنے کی اجازت نہیں۔ حبشی بچے سکول میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اور کوئی افریقی سپاہی کسی سفید فام باشندے کو گرفتار نہیں کر سکتا لیکن نائجیریا میں حالات مختلف ہیں۔ یہاں مقامی باشندوں کو ہر قسم کے شہری حقوق حاصل ہیں اور وہ ایک باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

نائجیریا میں تین علاقائی اسمبلیاں ہیں۔ افریقی عوام کو حق رائے دہندگی حاصل ہے۔ اور وہ ان اسمبلیوں کے لئے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں جن میں زیادہ تر افریقی ہی ہوتے ہیں۔ انہیں قانون سازی کے اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن جو قانون برطانوی مفادات سے متصادم ہو۔

ان کو مسترد کرنے کا برطانوی گورنر کو پورا اختیار حاصل ہے۔ یہ اسمبلیاں اپنے ارکان میں سے ایوان نمائندگان میں بارہ برطانوی ارکان بھی ہوتے ہیں جنہیں حکومت مقرر کرتی ہے یہ ارکان ایوان میں توازن قائم رکھتے ہیں۔ اور ایوان کو برطانوی مفادات کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے سے باز رکھتے ہیں۔ نائجیریا میں کوئی وزیر اعظم نہیں۔ تمام اختیارات ایک گورنر کو حاصل ہیں جسے برطانوی حکومت مقرر کرتی ہے۔

نائجیریا میں یورپی اثر و رسوخ کا آغاز ۱۴۷۲ء میں ہوا۔ جب پرتگالی تاجروں نے یہاں قدرتی دولت کی فراوانی دیکھ کر تجارت شروع کر دی۔ وہ زیادہ تر ہاتھی دانت برآمد کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ غلاموں کی تجارت شروع ہو گئی۔ یہ سلسلہ تین سو برس جاری رہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ امریکہ کے حبشی باشندوں کی زیادہ تر تعداد انہیں غلاموں پر مشتمل ہے۔ نائجیریا میں برطانوی اثر و رسوخ کا آغاز ۱۷۹۰ء میں ہوا اور بہت جلد انہیں مکمل اقتدار حاصل ہو گیا۔ آب و ہوا کے فرق اور افریقی باشندوں کی نفرت کی وجہ سے برطانوی باشندوں کو بہت تکالیف پیش آئیں۔ لیکن آہستہ آہستہ انہوں نے ان مشکلات پر قابو پا لیا۔ اور وہاں ایک مضبوط حکومت قائم کر لی۔

نائجیریا تین علاقوں، شمالی، مشرقی اور مغربی میں منقسم ہے۔ شمالی نائجیریا کی آبادی ایک کروڑ ۶۸ لاکھ ہے۔ جس میں ایک کروڑ کے قریب مسلمان ہیں۔ افریقہ کے دوسرے ممالک کے برعکس نائجیریا میں بڑے بڑے شہر موجود ہیں۔ جن میں ابادان سب سے زیادہ مشہور ہے۔ ابادان مغربی نائجیریا کا دارالحکومت ہے۔ پچاس لاکھ کی آبادی میں صرف چند سو ہی مغربی باشندے ہیں۔ ابادان نہ صرف دنیا کا سب سے بڑا "سیاہ باشندوں کا شہر" ہے۔ بلکہ قاہرہ اور جوہنسبرگ کے بعد افریقہ کا سب سے بڑا شہر بھی ہے۔ ابادان میں ایک کالج بھی ہے۔ جس کی لائبریری میں ایک لاکھ کتابیں ہیں۔ ابادان کو دیکھکر کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا کہ یہ افریقہ کا شہر ہے

شمالی نائجیریا کو "مسلم افریقہ" کہا جاتا ہے یہاں کے زیادہ تر باشندے مسلمان ہیں۔ شمالی نائجیریا کا ایک دارالخلافہ کانو ہے۔ کانو اپنی عمارات اور منڈیوں سے الف لیلیٰ کا کوئی شالی شہر معلوم ہوتا ہے۔ اور اپنی چار دیواری کی وجہ سے چین کے دارالحکومت پیکنگ سے بہت مشابہ ہے۔ کانو کے باشندے بہت مفلوک الحال ہیں۔ ان میں تعلیم یافتہ طبقہ بہت تھوڑے افراد پر مشتمل ہے۔ اور ان کے رسم و رواج فرسودہ ہیں۔

کیا نائجیریا میں خود مختاری حاصل کرنے کے بعد ایک اچھی اور مضبوط حکومت قائم ہو سکے گی۔ جو وہاں کے عوام کی ناگفتہ بہ حالت کو سنوار سکے؟ اس سوال کا جواب برطانوی حکام کی جانب سے یہ دیا جاتا ہے۔ کہ نائجیریا کے جاہل باشندے آزادی کے قطعاً اہل نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا خیال صحیح ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ نائجیریا کے باشندے آزادی حاصل کرنے کا پکا ارادہ کر چکے ہیں۔ ان کی اپنی حکومت اچھی ہوگی۔ یا بری۔ اس کا جواب تو آنے والا وقت ہی دے سکتا ہے۔ ۔ہم

ہم نائجیریا کے باشندے ایک اچھی غیر ملکی حکومت پر اپنی بری بھلی حکومت کو ترجیح دیتے ہیں۔ برطانیہ کو اس حقیقت کا پورا احساس ہے۔ کہ اب وہ زیادہ عرصہ تک نائجیریا پر حکومت نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ نائجیریا کو کھونا بھی نہیں چاہتا۔ اس لئے برطانیہ کی کوشش ہے کہ نائجیریا کو دولت مشترکہ کے اندر خود مختار مملکت کا درجہ دے دیا جائے۔ تا کہ وہ بالکل ہی اس کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

اس کی واضح مثالیں موجود ہیں کہ احراری لیڈر احمدیوں کے خلاف انتہائی مکروہ قسم کی نفرت کی تبلیغ کرتے ہیں

سیدھے سادھے عوام یہ کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ ایک سن رسیدہ بزرگ بھی (عطاء اللہ شاہ بخاری) جھوٹ ایجاد کر سکتے ہیں

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

احرار نے خیال کیا۔ کہ نئی حکومت سے وہ نئے قسم کے تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔ اور جہاں تک تنبیہوں کا تعلق ہے۔ وہ نئے سرے سے زندگی شروع کر سکتے ہیں۔ یعنی تنبیہوں کو بالکل ختم کر دیا گیا۔

۲۔ مسٹر دولتانہ کی حکومت۔ ۱۹ / جولائی ۱۹۵۲ء تک۔

مسٹر دولتانہ کے زمانے کی پہلی فائل کا نام "تبلیغ کانفرنس" ہے۔ اور اس میں مسٹر انور علی کا یہ نوٹ ہے "تقسیم سے پہلے مال پر جلوس نکالنے کی اجازت نہیں تھی"۔ اگر ماضی کے نقش قدم پر چلا جائے۔ تو اس سے کتنا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لوگوں کو اگر معلوم ہو جائے۔ کہ اب پہاور روز مال پر جلوس نکالنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ تو جلوس کی آدھی کشش ختم ہو جائے گی۔ اور ممکن ہے۔ وہ بارہ غور کرنے پر وہ جلوس نکالنے کا ارادہ ہی ترک کر دیں ایسے جلوس کا چرچا ہی کیا۔ جو نانگو رٹ اور ڈین بادبہ کے سامنے سے گذر رہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر حکومت کو مناسب غور کرنا چاہیئے۔ حالانکہ لوگ اس نظارے کی کمی محسوس کریں گے۔ جو چیئرنگ کراس پر اس وقت نظر آتا ہے۔ جب جلوس اور سول افسر یک جا ہوتے ہیں۔

ہم چند نمائندہ مثالیں دیتے ہیں

(۱) اس دور میں غالباً پہلی تقریر مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ / اپریل ۱۹۵۱ء کو منٹگمری کانفرنس میں کی تھی۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ان کے پاس اس بات کا دستاویزی ثبوت موجود ہے۔ کہ احمدیوں اور پنڈی کی سازش میں تعلق تھا۔ یقیناً یہ ایک لغو بات تھی۔ اور مسٹر انور علی نے صحیح اشارہ کیا ہے۔ کہ اس سے غم و غصہ کی لہر دوڑ جائے گی۔ اس لئے انہوں نے تنبیہ کی سفارش کی۔ انہوں نے پہلے کی تین تنبیہوں کا حوالہ بھی دیا۔

جھوٹا پروپیگنڈا

یہ انتہائی مکروہ قسم کی نفرت کی تبلیغ کرنے کی واضح مثال تھی۔ کیونکہ نہ تو مولوی محمد علی جالندھری کی ذات اتنی اہم تھی۔ کہ ان کے پاس کوئی ایسی دستاویز موجود ہوتی۔ اور نہ وہ بعد میں مقدمہ سازش کی ٹریبونل میں پیش کی گئی۔ لیکن اس طرح کی معلومات سے جس میں سازش کا شائبہ شامل ہو عوام آسانی سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی ثبوت پیش کیا جائے۔ یا نہیں سامعین کو اسے سن کر یقین ہو جاتا ہے۔ کہ اس کے وجود میں کسی شک یا شبے کا کوئی امکان نہیں۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے پرانے انداز میں تنبیہ کی رائے دی۔ لیکن کوئی تنبیہ پرانے انداز میں نہیں دی گئی۔ مسٹر دولتانہ نے نوٹ پر صرف دستخط کر دیئے تھے۔ اپنی گواہی میں انہوں نے یہ بات واضح کی ہے۔ اس خاص نوٹ کے سلسلے میں نہیں۔ کہ انہیں جو نوٹ اطلاعاً بھیجے جاتے تھے اس پر وہ صرف دستخط کر دیتے تھے۔ لیکن اس نوٹ میں ایک قطعی کارروائی کے لئے کہا گیا تھا۔

(۲) ۱۱ / اگست ۱۹۵۱ء کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے بیرون موچی دروازہ ایک تقریر کی جس میں انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں جو باتیں کہی تھیں۔ ان کا مفہوم ذیل میں دیا جاتا ہے۔

ایک دشمن ہمارے سامنے سرحد پر ہے۔

ایک اور ہمارے درمیان میں موجود ہے۔

آپ کو اس سانپ کا علم نہیں ہے۔ جو آپ کی آستینوں میں چھپا ہوا ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ احمدی پاکستان کے وفادار نہیں ہیں۔ ڈسکہ میں چودہری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کی شادی کے موقع پر مرزا صاحب نے ایک تقریر کے دوران میں کہا تھا۔ کہ احمدیوں کا فائدہ غیر منقسم ہندوستان میں مضمر ہے۔ لیکن ملک اگر تقسیم ہو بھی جائے۔ تو اس کے دونوں حصوں کو کسی نہ کسی طرح دوبارہ متحد ہو جانا چاہیئے۔ کیا آپ اس سے بھی زیادہ غداری کا تصور کر سکتے ہیں۔ میرے اور مرزا صاحب دونوں کے ہتھکڑیاں لگا دیجئے۔ اور ہمیں ایک کمرے میں بند کر دیجئے۔ صبح ہونے سے پہلے تنازعہ کا تصفیہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ دونوں زندہ رہ جائیں۔ تو دونوں مجرم پائے جائیں۔ تو آپ کو چاہیئے۔ کہ قادیان سے ربوہ تک ہر احمدی کو ہر پیٹر سے لٹکا کر پھانسی دے دیں۔ مرزا نے کہا ہے۔ کہ مرزا صاحب اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کشمیر کی کشتی غرق کر دی ہے۔ یہ اگر صحیح نہیں۔ تو انہیں جیل بھیج دیجئے۔"

اس پر شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ڈپٹی کمشنر سے شکایت کی۔ انہوں نے شکایت کمشنر کو بھیج دی۔ اور کمشنر نے ہوم سیکرٹری (سید احمد علی) کو جس پر انہوں نے اس معاملہ پر وزیر اعلیٰ سے تبادلہ خیال کیا ہے۔ اور انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ انسپکٹر جنرل کے ذریعہ احرار کو تنبیہ کر دی جائے۔ کہ وہ حد سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان سے یہ کہا جائے۔ کہ وہ اگر اس انتباہ کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ تو حکومت کو ان کے خلاف اقدامات کرنے ہوں گے۔ انسپکٹر جنرل نے شیخ حسام الدین سیکرٹری مجلس احرار کو تنبیہ کی۔ اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اسے مناسب لوگوں تک پہنچا دیں گے۔

مرکز کی تشویش

سیکرٹری وزارت داخلہ مسٹر جی۔ احمد نے بھی ۴ / ستمبر ۱۹۵۱ء کو چیف سیکرٹری سے دریافت کیا کہ کیا یہ اس تقریر کی صحیح رپورٹ ہے۔ کہ وزیر خارجہ قادیان کے لئے کشمیر کو بیچ رہے ہیں۔ چیف سیکرٹری نے جواب دیا کہ یہ صحیح ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ تنبیہ کر دی گئی ہے۔

(۳) لیکن ذرا اس اثر کو دیکھئے۔ جو اس تنبیہ کے بعد ہوا تھا۔ دو مہینے بعد اکتوبر ۱۹۵۱ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مظفر گڑھ میں تقریر کی۔ اور وہی باتیں دہرائیں۔ جو تقسیم کے متعلق احمدیوں کے موقف کے سلسلے میں وہ پہلے کہہ چکے تھے اور اس میں ایک نئے قصے کا اضافہ کیا۔

اور ایک احمدی جاسوس ایک شخص گوپال داس کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں حکومت کو بہت عمدہ معلومات فراہم کر دی ہیں۔" سیدھے سادھے عوام یہ کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سن رسیدہ بزرگ جن کی کمر ماہ و سال نے جھکا دی ہے۔ تلوار کی طرح تیز ہیں۔ اور گوپال داس کے ساتھی کے متعلق ایک جھوٹ ایجاد کر سکتے ہیں۔ جس کو حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے اگر یہ درست ہے۔ تو کیا اس سے "غداروں" کے خلاف شدید جذبات نہیں پیدا ہوں گے۔ آپ اگر یہ جانتے ہوئے کہ اس کا سیاق و سباق جھوٹا ہے۔ اس تقریر کو نظر انداز کر دیں۔ تو آپ ان کے سفید بالوں کے لئے احترام کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح آپ اس مرض کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔ جس سے آپ کے عوام کو متاثر کر رکھا ہے۔

اس پر مسٹر انور علی نے مشورہ دیا کہ (۱) ایک یا ایک سال کے لئے احراریوں کی زبان بندی کر دی جائے (۲) سید عطاء اللہ شاہ کی نقل و حرکت ان کے گاؤں تک محدود کر دی جائے (۳) اشتعال انگیز تقریروں کے خلاف قانون کے مطابق مقدمے چلائے جائیں۔ خان قربان علی خان نے بھی اتنا ہی سخت نوٹ لکھا۔ انہوں نے لکھا کہ احرار ایسی باتیں بہت کافی کر چکے ہیں کہ ان کے خلاف سخت کارروائی حق بجانب ہو گی۔ آخری تنبیہ شیخ حسام الدین کو دی گئی تھی۔ لیکن یہ بات صاف ہو گئی ہے۔ کہ تنبیہیں بے کار ہیں۔ احرار اگر جماعت کی حیثیت سے باز رہے۔ تو سید عطاء اللہ شاہ بخاری باز نہیں رہ سکتے۔ ان کے اندر گالیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ان کی اگر زبان بندی کر دی جائے۔ تو ایک دم توڑتی ہوئی پارٹی میں دوبارہ جان آ جائے۔ لیکن اس بات کا فیصلہ کرنا سیاست دانوں کا کام ہے۔ ذاتی طور پر وہ ایک سخت کارروائی کو ترجیح دیتے تھے۔ تاکہ رواداری کی فضا پیدا ہو سکے۔ چیف سیکرٹری نے اپنی طرف سے کوئی رائے دیئے بغیر رائے دی۔ کہ ممکن ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ ان سب کی باتیں سن کر کوئی فیصلہ کریں۔

افسروں کی کانفرنس

۱۲ / نومبر ۱۹۵۱ء کو وزیر اعلیٰ کے سیکرٹری نے ایک نوٹ میں وزیر اعلیٰ کی ہدایت سے لکھا۔ کہ کسی جگہ سے وزیر اعلیٰ کی واپسی تک کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے ۶ / دسمبر کو اپنے افسروں سے ایک کانفرنس کی اور اس کے بعد ۲ / دسمبر ۱۹۵۱ء کو ایک خط

جاری کیا۔ جس میں پالیسی بیان کی گئی تھی۔ یہ کسی حد تک اس خط کے نہج پر تھا۔ جو مرکزی حکومت نے ۱۸ ستمبر ۱۹۵۱ء کو بھیجا تھا۔ اس میں تمام ڈپٹی کمشنروں سے کہا گیا تھا کہ کسی فرقے یا طبقے کے ان جائز حقوق پر غیر ضروری پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ کہ وہ اپنے مذہبی عقائد پر عمل کریں لیکن اس کے باوجود یہ بات اہم ہے کہ مذہبی تنازعات کی حوصلہ فرسائی کی جائے یا کم از کم ان کی اس حد تک اجازت نہ دی جائے کہ امن و امان میں خلل پڑ جائے۔ جن اضلاع میں ڈپٹی کمشنر ہوشیار نہیں تھے۔ وہاں ہنگامے ہوئے ہیں۔ اسلئے کہ انہوں نے بروقت انسدادی اقدامات نہیں کئے ہیں۔ یا انہوں نے امتیازی سلوک کیا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے جذبات سے عاری ہو کر کام نہیں کیا ہے۔ حکومت کو لنظاہر معلوم تھا کہ بعض حکام ضلع نے اپنے مذہبی عقائد کی بناء پر غیر احمدی مقررین کو درگذر کیا تھا۔

کا غذپر اور سباق و سیاق سے علیحدہ کر کے یہ خط پڑھنے میں بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں سول سروس کی بہترین روائتیں موجود ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کو فرقہ وار سرگرمیوں کا کتنا احساس تھا۔ اسے ان خطرات کا بھی احساس تھا جو خود حکام ضلع کے مذہبی عقائد سے ان کے اور ان کے ساتھ نظم و نسق کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ نیز اسے یہ احساس بھی تھا کہ ہر شخص کو جائز طور پر حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے مذہبی عقائد پر عمل کرے۔ پھر بھی انہوں نے امیر شریعت کے متعلق کیا کیا ہے۔ کیا انہوں نے عوام کو اس بات کا موقع نہیں دیا ہے کہ وہ اس زہر کو ہضم کر لیں، جو انہیں دیا گیا تھا؟

ڈپٹی انسپکٹر جنرل مسٹر انور علی نے بہت موثر تجاویز پیش کی تھیں۔ انسپکٹر جنرل نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ پرانی حکومت کے زمانہ میں تین اور نئی حکومت کے زمانہ میں دو تنبیہیں دی گئی تھیں۔ لیکن ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور یہ کہ رواداری کی فضا پیدا کی جائے۔ اس کے بعد پانچ افراد کی کانفرنس ہوئی۔ جن پر نظم و نسق کا بار ہے۔ انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی زبان بندی کے امکانی نتائج پر بحث کرنے میں تقریباً دو گھنٹے صرف کئے ہونگے انہوں نے بحث کی۔ ان کے خلاف کارروائی کی گئی تو کیا ہمیں احرار سے گیہوں ملے گا۔ یا ہم پاکستان سے بازپرس ہوگی یا ایک دم توڑتی ہوئی پارٹی دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ لیکن دس سال پہلے ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جاتی تو یہ معجزے سے کم نہ ہوتا۔ انسپکٹر جنرل اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے اپنے اپنے نوٹ میں لکھا تھا کہ وقت آگیا ہے کہ سخت کارروائی کی جائے لیکن سخت کا لفظ اتنا آلودہ ہو گیا ہے۔ اسے بار بار سن کر کراہت ہوتی ہے۔ یہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۲ء کو بھی استعمال کیا گیا تھا۔ جب چیف سیکرٹری نے وزارت داخلہ سے مطالبات کے متعلق "سخت پالیسی" کی تشریح کرنے کو کہا تھا۔ لیکن کم از کم ان دونوں پولیس افسروں کو تو معلوم ہی تھا کہ اس لفظ کے کیا معنی ہیں۔ اور ان کے نوٹ میں کہا گیا تھا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک دو آدمیوں کو جیل بھیجدیا جائے۔ اور تیسرے کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی جائے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے کانفرنس میں اپنی رائے بدل دی ہو۔ انہوں نے اگر ایسا کیا۔ تو اس کی وجہ یہ رہی ہو گی۔ سخت کارروائی کے متعلق دوسرے تین افسروں کا تصور مختلف تھا۔

۳ نومبر کا خط

۲۲ دسمبر ۱۹۵۱ء کے گشتی خط کا بالکل ہی فضول ہونا یہ یاد کرنے پر اور بھی زیادہ واضح ہو جائے گا کہ کم و بیش ایک۔ ایسا ہی خط ۳ نومبر ۱۹۵۱ء کو بھی جاری کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کے علم میں ایسی مثالیں آئی تھیں۔ کہ مختلف فرقوں کے افراد نے ایک دوسرے کے خلاف قابل اعتراض تقریریں کیں۔ جن سے جذبات مجروح ہوتے ہیں جن کے بعد بسا اوقات لوگ ایک دوسرے کے خلاف تشدد بھی کرتے تھے۔ بعض وقت مقامی افسروں نے ان باتوں سے اپنے آپ کو بھی وابستہ کر لیا تھا۔ جس کی وجہ سے صوبے میں بے اطمینانی اور حکومت کے لئے سخت تشویش پیدا ہو گئی تھی، "حکومت کے خیال میں کسی فرقے یا طبقے کو اس بات کا جائز طور پر حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہبی عقائد پر عمل کرے اور اس پر کوئی غیر ضروری پابندی عائد نہیں ہونی چاہیئے...... اسکے بعد ہم مرکزی حکومت کے ۱۸ ستمبر ۱۹۵۱ء کے بندھے ٹکے جملوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ "سب سے آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ جنگجویانہ اور جارحانہ فرقہ پرستی کی "سختی" سے سرکوبی کی جائے۔ مقامی افسروں کو جب بھی یہ نظر آئے کہ اشتعال انگیز تقریروں یا دیگر سے پیدا ہونے والی کشیدگی کی وجہ سے فتنہ و فساد کا امکان ہے تو انہیں سخت کارروائی کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے انہیں امتناعی احکام سے کام لینا چاہیئے۔ جو ضابطہ فوجداری میں دیئے گئے ہیں۔

"حکام ضلع سے واضح طور پر کہنے کی ضرورت ہے کہ ملک کے ضابطہ فوجداری میں ایسی دفعات موجود ہیں۔ جن کا ایسی تقریروں پر اطلاق ہو سکتا ہے۔ لیکن شیخ بشیر احمد نے جب اگست ۱۹۵۲ء کی موچی دروازے کی تقریر کے خلاف شکایت کی تو وہ قانون کو جانتے تھے اور ڈپٹی کمشنر کو درخواست دینے سے ان کا یہ مقصد تھا کہ افسر قانون کا استعمال کرے گا۔ کیا حکومت نے کوئی گشتی خط جاری کیا تھا۔ کہ وہ حکومت سے دریافت کئے بغیر کوئی کارروائی نہ کریں یا ڈپٹی کمشنر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف کارروائی سے اسلئے پس و پیش کر رہے تھے کہ وہ (۱) سن رسیدہ آدمی ہیں یا اس لئے کہ (۲) وہ مجلس احرار سے تعلق رکھتے ہیں جو شور و غل کرنے والی پارٹی ہے یا (۳) کچھ بھی ہو باتیں چوہدری ظفر اللہ خاں کے خلاف کہی گئی تھیں جو محض احمدی تھے۔ یا اسلئے کہ (۴) ڈپٹی کمشنر بوجھ کمشنر کے کندھوں پر ڈال دینا چاہتے تھے۔ یا ان کی رائے میں تقریر قابل اعتراض نہیں تھی۔ آپ ان اسباب میں سے کوئی وجہ بھی منتخب کیجئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نظم و نسق کے بگاڑ سے خود ہی شور و غل پیدا ہوتا ہے۔ اپنے حکام ضلع میں خود اعتمادی پیدا کیجئے۔ اور ان کے کردار میں خود اعتمادی نہ ہو تو انہیں کسی اہم کام پر لگا دیجئے۔ اور ان کی جگہ ایسے آدمی متعین کیجئے۔ جن میں ذمہ داری سنبھالنے کے لئے دم خم موجود ہو۔ ۷ دسمبر ۱۹۵۱ء کی کانفرنس میں جن سوالات پر غور ہونا چاہیئے تھا۔ ان میں یہ سوال بھی شامل تھا کہ لاہور اور منٹگمری کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے کیا۔ یہ نہیں پوچھا جانا چاہیئے کہ انہوں نے خاص طور پر ۳ نومبر کا خط موصول ہونے کے بعد بھی قانون کے مطابق کوئی کارروائی کیوں نہیں کی تھی۔ خوابیدہ افسروں میں ان کی ذمہ داری کا احساس صرف اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ یہ زیادہ تر چیف سیکرٹری کا کام ہے لیکن اس بات کا امکان نہیں ہے کہ جب کوئی کانفرنس ایک یا دو تقریروں پر غور کرنے کے لئے منعقد ہو تو وزیر اعلےٰ کو یہ خیال نہ آئے کہ اس شخص نے جو موقع پر موجود ہے کچھ نہیں کیا۔

احمدیہ کانفرنس

(۴) ۲۲ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۵۱ء کو بھلوال میں احمدیوں کی ایک تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اور عناد کی وجہ سے فوراً ہی سامنے کی ایک مسجد میں ایک سنی کانفرنس منعقد کی گئی۔ پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمدیوں نے کوئی دل آزار بات نہیں کی۔ لیکن احرار نے دلآزار باتیں کہیں مسٹر انور علی نے سفارش کی سپرنٹنڈنٹ پولیس مقامی راہنماؤں کو متنبہ کر دیں۔ خان قربان علی نے ۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو مزید کہا کہ وہ فرقہ وار شر انگیزی کریں۔ تو قانونی کارروائی کی جائے۔ یہ احرار کے طرز عمل کی صرف ایک مثال کے طور پر کہا گیا ہے۔

(باقی)

اعلان نکاح

میرے ماموں جان اخوند اقبال محمد خان خلجی کا نکاح شہزادی سلطانہ بیگم بنت سردار احمد یار خاں صاحب قیصرانی کے ساتھ بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر ملک عزیز محمد صاحب وکیل نے ۲۷ ۵ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ڈیرہ غازی خاں میں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

صلاح الدین مرزا

پنڈت نہرو کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی

اندور ۲۴ جون:- مدھیہ بھارت پولیس نے گوالیار میں پنڈت نہرو کی جان لینے کی فرقہ پرستوں کی ایک سازش کا پتہ چلایا ہے۔ اس امر کا پتہ پولیس ہیڈ کوارٹر کے ذرائع حلقوں سے چلا ہے۔ پولیس نے دورِ تبیل گوالیار میں چھاپہ مار کر بخشی رام پنڈت نامی ایک شخص کو گرفتار کیا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بخشی رام نے گوالیار کے ضلع مجسٹریٹ کے سامنے اس سازش کا اعتراف کیا۔ اور تفصیلات بیان کیں۔

بخشی رام اور اس کے دو ساتھی ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ فرقہ پرستوں کے ایک ادارہ کے دفتر میں خفیہ بات چیت کرتے تھے۔ بخشی رام پنڈت کو تو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ لیکن اس کے دونوں ساتھی بچ کر بھاگ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے فرقہ پرستوں کی حمایت سازشیوں کو حاصل تھی۔ اور انہوں نے ہی سازش کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

مسز پنڈت کو لندن میں ہائی کمشنر ہند مقرر کر دیا جائے گا

لندن ۲۴ جون:- معلوم ہوا ہے۔ کہ مسز وجے لکشمی پنڈت کو برطانیہ میں بھارت کا ہائی کمشنر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ مسز پنڈت اس عہدے کا چارج سال رواں کے آخری ہفتہ سے پہلے نہ لے سکیں گی۔

اقوام متحدہ میں ان کی میعاد صدارت ۲۱ ستمبر کو ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس میعاد کے ختم ہونے کے بعد وہ ذاتی کاموں کے باعث فوراً نئے عہدہ کا چارج نہ لے سکیں گی۔

روس نے امریکہ سے بہتر اور بڑی ایٹمی توپ تیار کر لی

ٹیلفرٹ ۲۴ جون:- انڈی پنڈنٹ اخبار "فرنیک فرٹر نیو پریس" رقمطراز ہے کہ روس نے امریکہ سے بہتر اور بڑی ایٹمی توپ تیار کر لی ہے۔ اور یہ نئی توپ مشرقی جرمنی کے مقام ٹیلکن برگ میں پہنچ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی ایٹمی توپیں مشرقی جرمنی کے مختلف مقامات میں نصب کی جائیں گی۔

یہ توپ ایک خاص ٹرین کی ذریعہ میں لائی گئی ہے۔ توپ خانہ کا ایک دستہ اس کے ساتھ تھا۔ اس کا دہانہ امریکن توپ کے دہانہ سے بڑا ہے۔ (امریکن ایٹمی توپ کا دہانہ ۲۸۰ ملی میٹر ہے) امریکن توپ کا وزن ۸۵ ٹن اور روسی توپ کا وزن ۱۱۰ ٹن ہے۔ روسی توپ ۲۸ میل تک گولہ پھینک سکتی ہے۔ امریکن توپ ایک سابق اطلاع کے مطابق صرف ۲۰ میل گولہ پھینک سکتی ہے۔

اُردو زبان میں اس قدر لوچ ہے کہ بڑی سے بڑی طاقت اسے نہیں مٹا سکتی

اعظم گڑھ ۲۴ جون:- ۱۵ جون ۵ بجے مولانا حفظ الرحمن صاحب نے اُردو کانفرنس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اُردو کے بارے میں آج جس قسم کا ہنگامہ برپا ہے وہ بہت ہی زیادہ حیرت اور تعجب کی چیز ہے۔ کسی ایسے ملک میں جہاں مختلف مذاہب۔ ملتیں۔ دھرم کے ماننے والے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے بس رہے ہوں وہاں ایک مشترکہ سرمایہ کو مٹانے اور دیس نکالنے کی بات کرنا انتہائی حیرتناک ہے۔

اُردو زبان۔ ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ پارسی کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ وہ مسلمانوں کی زبان نہ مذہبی حیثیت سے ہے نہ سیاسی حیثیت سے مذہبی حیثیت سے اس کی زبان عربی ہے۔ اور سیاسی حیثیت سے فارسی۔ بلکہ وہ سب ہی کا ذخیرہ ہے۔

مسٹر سہروردی ابھی خطرہ سے باہر نہیں

جنیوا ۲۴ جون:- پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر ۔ ایم ملک نے جنہوں نے زیورچ اسپتال میں عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر سہروردی سے ملاقات کی تھی بتایا ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں آنے کے بعد مسٹر سہروردی کی حالت اب بہتر ہو گئی ہے لیکن ابھی وہ خطرہ سے باہر نہیں ہیں۔

قیدیوں کو تعلیم دینے کا فیصلہ

کلکتہ ۲۴ جون:- حکومت مغربی بنگال نے جیلوں میں تعلیم بالغان کو لازمی قرار دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسی ہفتہ کے تمام دنوں میں قیدیوں کے لئے ہر کلاس ایک گھنٹہ ہوا کرے گی۔ اس مقصد کے لئے ٹیچروں کا تقرر عمل میں لایا جا رہا ہے۔

لاہور میں ایک ماہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا

لاہور ۲۴ جون لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک ماہ کے لئے جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ حکم پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت دیا ہے۔ اور اس کے تحت لوگوں کو ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت بھی کر دی گئی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کا اطلاق لاہور کارپوریشن اور چھاؤنی کے علاقہ پر ہو گا۔

عراق کے سیلاب زدگان کیلئے امداد!

بغداد ۲۴ جون:- عراق اور کویت میں مقیم پاکستانی باشندوں نے دریائے دجلہ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ساڑھے بارہ ہزار روپے دیئے ہیں۔ یہ رقم بغداد میں پاکستانی سفارت خانہ کے توسط سے دی گئی ہے۔

پرتگالی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کی ہندوستان پر نکتہ چینی

لندن ۲۴ جون:- ہندوستان نے پرتگیزی مقبوضات کو ہندوستان میں شامل کرنے کی جو مہم چلا رکھی ہے۔ پرتگالی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ پرتگال نے ہندوستان سے اس بات پر بات چیت کرنے پر جو رضامندی ظاہر کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے مذکورہ ممبر نے کہا ہے کہ اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ یہ مطالبہ بھی کیا جائے گا۔ کہ پرتگال کو سپین میں شامل کرنے کے لئے سپین سے بات چیت کی جائے۔

۲۴ جون میں مولوی صاحب پر جمعرات کو عید منانے والوں کو شیطان اور کافر کہنے کا الزام لگایا گیا ہے (دوزخ ثبت)

مولوی صاحب کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ!

لائل پور (ڈاک سے) ٹائیپور کے امیر حسین نامی ایک شہری نے سینئر سب جج ٹائیپور چوہدری عزیز احمد کی عدالت میں شیخ الحدیث مولوی سردار محمدؐ کے خلاف ایک سو روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ مدعی نے کہا ہے۔ کہ اس نے مولوی سردار محمد سے فتویٰ لے کر جمعرات کا روزہ رکھا تھا۔ مگر بعد میں اُسے پتہ چلا۔ کہ مولوی صاحب کا یہ فتویٰ بدنیتی پر مبنی تھا۔ مولوی صاحب چونکہ بریلوی خیال کے ہیں۔ اس لئے ان کا یہ فتویٰ صرف دیوبندی علماء کی مخالفت اور شہر میں اپنی برتری اور انفرادیت قائم کرنے کی وجہ سے تھا۔ مدعی نے چونکہ مولوی صاحب کے کہنے پر عید کے دن روزہ رکھا جو کہ غیر شرعی فعل تھا۔ اور اس سے اسے لوگوں کی لعن طعن کا سامنا کرنا پڑا۔ جس سے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچی۔ لہٰذا مدعی کو ایک سو روپیہ بطور ہرجانہ دلوایا جائے۔ مدعی نے مزید کہا ہے۔ کہ مولوی سردار محمدؐ کو بدنیت ہونے کی وجہ سے فتویٰ دینے کا نااہل قرار دیا جائے۔

یاد رہے۔ کہ مولوی صاحب مذکور کے خلاف ایک کیس پہلے سے اے۔ ڈی۔ ایم ٹائیپور کی عدالت میں زیرِ سماعت ہے۔

سانپ کے کاٹنے سے اموات

ایشیا میں ۳۰ و ۴۰ ہزار آدمی مرتے ہیں

نئی دہلی ۲۴ جون:- اندازہ لگایا جاتا ہے کہ سانپ کے کاٹنے سے موت سب سے زیادہ ایشیا میں واقع ہوتی ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ دنیا میں سانپ کے کاٹنے سے تیس ہزار سے لے کر ۴۰ ہزار تک لوگوں کی موت ہر سال ہوتی ہے اور اس میں صرف ایشیا میں ۲۵ ہزار سے لے کر تیس ہزار تک لوگ مرتے ہیں۔ اس کے بعد جنیوا اور امریکہ کا نمبر ہے۔ جہاں تین ہزار سے لے کر چار ہزار تک لوگ سانپ کے کاٹنے سے مرتے ہیں۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ (ربوہ) کے حصص خریدیے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے۔ "احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے حصص خریدنے کے لئے حضور کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں۔ جلسہ سالانہ پر حضور نے اس کے خرید لینے کی نہ صرف اجازت بلکہ تحریک فرمائی تھی۔"

ایک حصہ بیس روپے کا ہے۔ فی الحال اس سے درخواست کے ساتھ دو روپیہ فی حصہ اور تین روپے الاٹمنٹ کے لئے کل پانچ روپے فی حصہ ادا کرنگی کا مطالبہ ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص سو حصے خریدے تو اسے اس وقت پانچسو روپے ادا کرنے ہوں گے۔ باقی قسطیں بھی پانچ پانچ روپے فی حصہ ہوں گی۔ جن کا وقت ضرورت کمپنی مطالبہ کرے گی جلال الدین شمس ایڈیشنل ناظر تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ